

مشکوک مال کا خمس اور وہ افراد جنہوں نے ایک مدت سے خمس نہیں دیا ہے

<?xml encoding="UTF-8">

مشکوک مال کا خمس اور وہ افراد جنہوں نے ایک مدت سے خمس نہیں دیا ہے

مسئلہ 2376: اگر انسان کے کسی سامان پر خمس واجب ہو جائے اور وہ اس کے خمس کو ادا کرے [279] اور اس سامان کی قیمت سال میں بڑھ جائے اور وہ شخص اسی سال کے درمیان اسے بیچ دے اور اس کا فائدہ نئے سال کے خمس کی تاریخ تک بچا رہے تو اس کا خمس دیتے وقت لازم ہے کہ اصل مال اور تمام اس فائدہ کا خمس جو خمس کے حصے سے حاصل ہوا ہے ادا کرے اور اپنے حصے کے فائدہ کا بھی خمس ادا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر صرف نئے سال کے خمس کی تاریخ پر موجودہ مال کا خمس ادا کرنا کافی نہیں ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص سال کی درآمد سے تجارت کے قصد سے کسی سامان کو خریدے جس سامان کی قیمت خمس کی تاریخ پر ایک لاکھ ریال ہے اور اس کا خمس ادا نہیں کیا ہے ، اور آئندہ سال جب اس سامان کی قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار ریال ہوگئی ہے اسے بیچ دے اور یہ ایک لاکھ پچاس ہزار ریال خمس کی تاریخ تک باقی رہے اب اس شخص پر خمس ادا کرنے کے لیے لازم ہے:

الف: بیس ہزار ریال اصل مال کا خمس ادا کرے۔

ب: تمام وہ فائدہ جو خمس کے حصے سے حاصل ہوا ہے یعنی (دس ہزار ریال) بھی خمس کے طور پر ادا کرے ۔

ج: اپنے حصے کے فائدہ کا خمس (چالیس ہزار ریال) جو آٹھ ہزار ریال ہوگا بھی ادا کرے کہ نتیجتاً مجموعی طور پر اڑتیس ہزار ریال اسے ادا کرنا ہوگا۔

اور احتیاط واجب کی بنا پر صرف تیس ہزار ریال موجودہ مال کے خمس کے عنوان سے دینا کافی نہیں ہے۔

اور اسی طرح اگر انسان درخت بید اور چنار وغیرہ کے پودوں کو سال کی درآمد سے مہیا کرے ، اور ان کی لکڑیوں سے تجارتی استفادہ کرنے کے لیے انہیں لگائے، چنانچہ اس درخت کا خمس پہلے سال میں ادا نہ کرے اور بعد کے سال میں رشد کیا ہو تو نئے سال کے خمس کی تاریخ پر لازم ہے کہ پہلے سال کے درخت اور اس کے نمو (رشد) اور اپنے حصے نمو (رشد) کا خمس ادا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر نئے سال کے خمس کی تاریخ پر صرف درخت کا خمس ادا کرنا کافی نہیں ہے اسی طرح اگر کسان ایسے بیج کو بوئے جس پر سال گزر گیا ہے اور اس کا خمس نہیں دیا ہے اور وہ بیج فصل میں تبدیل ہو جائے پھر بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 2377: اگر وہ چیز جس پر خمس واجب ہوا ہو ایسی چیزوں میں سے ہو جس کی منفعت کو عرف میں کرایہ پر دیا جاتا ہے جیسے گھر ، دوکان، ٹیکسی وغیرہ چنانچہ اس چیز کا خمس دینے میں تاخیر کرے تو لازم ہے کہ اس کے ایک پنجم کا کرایہ بھی اس کے خمس میں تاخیر کرنے کی وجہ سے ادا کرے گرچہ اسے کرایہ پر نہ

دیا ہو۔

مسئلہ 2378: خمس کی تاریخ کی ابتدا اور انتہا مکلف شخص کی طرف سے معین نہیں کی جا سکتی [280] بلکہ جیسا کہ مسئلہ نمبر 2298 اور 2302 میں ذکر ہوا کام کرنے والے شخص نے جس دن کام شروع کیا تھا وہی اس کے خمس کی تاریخ ہے بارہ مہینہ گزرنے کے بعد پہلا سال ختم ہو جائے گا اور دوسرا سال شروع ہو جائے گا اور کام نہ کرنے والے افراد اپنی بردرآمد کے لیے الگ سال قرار دے سکتے ہیں اور ہر درآمد کے مالک ہونے سے بارہ مہینے گزرنے کے بعد اس کے خمس کی تاریخ ختم ہو جائے گی، اس بنا پر جو شخص خمس نہیں دیتا تھا اپنے خمس کی تاریخ گذشتہ تفصیلات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے تلاش کرے گا اور پھر ان تمام درآمدوں کا خمس جو سال کے آخر میں باقی رہی ہیں اور اخراجات میں خرچ نہیں ہوئی ہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ 2379: اگر کسی شخص نے ایک مدت تک خمس ادا نہ کیا ہو اور اس مدت میں کچھ درآمد حاصل ہوئی ہو جس کی کچھ مقدار سے کچھ سامان خریدا ہو اور کچھ حصّے کو زندگی کے اخراجات یا کام میں خرچ کیا ہو اور ابھی اپنے مال کا خمس ادا کرنا چاہتا ہو تو اس کا حکم مندرجہ ذیل ہے:

الف: اگر ان سامان کو سال کے درمیان کی درآمد سے خریدا ہو چنانچہ اخراجات میں سے ہو جیسے رہائش کے لیے گھر، لباس، اپنے استعمال کے لیے گاڑی گھر کا سامان اور اسی سال میں اسے استعمال کیا ہو تو اس پر خمس واجب نہیں ہے اور اگر اخراجات میں خرچ نہ ہو ہو جیسے کام کے آلات، تجارت کا مال یا وہ سامان جس کی ضرورت فی الحال اسے نہیں ہے لازم ہے کہ موجودہ قیمت سے اس کا خمس ادا کرے۔

ب: اگر اس سامان کو مخمس یا حکم مخمس (جو مال مخمس کا حکم رکھتا ہے جیسے ارث، مال سے خریدا ہے تو اس پر خمس نہیں ہے مگر یہ کہ تجارت کا مال ہو تو اس کی قیمت میں جو اضافہ ہوا ہے اس پر خمس ہے۔

ج: اگر اس مال کو ایسی درآمد سے خریدے جس پر سال گزر گیا ہو [281] چنانچہ معاملے کی قیمت [282] کلی فی الذمہ [283] کی شکل میں ہو تو خریدی ہوئی قیمت کا خمس ادا کرنا کافی ہے۔ [284]

لیکن تجارت کا مال کہ جس کا خمس موجودہ قیمت پر واجب ہے چنانچہ اسے قیمت کلی فی الذمہ میں نہ خریدا ہو بلکہ معین قیمت سے ایسے بیچنے والے سے خریدے جو شیعہ اثنا عشری ہو تو اس کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے خمس ادا کرنا لازم ہے۔

د: اگر یہ اموال الف، ب اور ج کے مقام سے ترکیب کر کے تہیہ کئے گئے ہوں تو ہر مقام کے حصّے کو معین کر کے اس کے دستور کے مطابق عمل کریں گے۔

ه: اگر معلوم نہ ہو کہ ان سامان کو کس مال سے تہیہ کیا ہے تو اس کا حکم آئندہ مسائل میں بیان کیا جائے گا۔

قابل ذکر ہے کہ اگر مذکورہ مال اضافی نقدی پیسہ، یا شادی کے لیے اکٹھا کیا گیا پیسہ ہو اور اس کے مانند بوجو سال کے بیچ کی درآمد سے تہیہ کیا گیا ہو اور خمس کی تاریخ اس پر گزر گئی ہو تو لازم ہے کہ اس کا

خمس ادا کرے۔

مسئلہ 2380: زندگی کے روزمرہ کے اخراجات یا کام کے اخراجات جو ابھی (خمس حساب کرتے وقت) موجود نہیں ہیں بلکہ خرچ یا تلف ہو گئے ہیں مثلاً آذوقہ جو خرچ ہو گیا ہے ، ہدیہ، صدقہ یا انفاق جو دوسروں کے لیے انجام دیا ہے یا مہمان کی خاطر داری، زیارتی یا تفریحی سفر میں جو پیسہ خرچ ہوا ہے یا نذر اور کفارے کو ادا کرنے میں جو خرچ ہوا ہے یا اپنے اہل و عیال کے اخراجات کے لیے جو قرض لیا ہو اس کو ادا کرنے میں جو خرچ کیا ہے یا وہ مال جو بچوں کی شادی ان کی پڑھائی یا بیماری کے علاج میں خرچ ہوا ہے یا وہ مال جو دوسروں کے مال پر نقصان وارد کیا ہو اس کا خسارہ دینے کے لیے خرچ کیا ہو یا وہ تجارت کا مال جو چوری ہو گیا ہے یا وہ پیسہ جو پانی ، لائٹ، گیس، ٹیلیفون کی بل وغیرہ کے لیے دیا ہے چنانچہ یہ تمام اخراجات ایسی درآمد سے کیے ہوں جس کا سال گزر گیا ہے تو وہ شخص اس کے خمس کا ضامن ہے اور اگر اس کی مقدار میں شک ہو تو کافی ہے کہ اتنی مقدار جس کے بارے میں یقین ہے کہ مشمول خمس ہے اس کا خمس ادا کرے مگر یہ کہ مکلف اس موضوع میں مقصر [285] رہا ہو کہ اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر اپنے احتمال کی بہ نسبت مصالحہ کرے۔

مسئلہ 2381: اگر انسان کوئی مال، تجارت کے مال کے علاوہ پہلے خریدا ہو اور ابھی خمس کا حساب کرتے وقت اسے معلوم نہ ہو کہ ایسی درآمد سے خریدا ہے جس پر سال گزر گیا ہے یا سال کے دوران کی درآمد سے خریدا ہے یا یہ کہ معلوم نہ ہو کہ اسے کلی فی الذمہ کی قیمت سے خریدا ہے یا شخصی طور پر (عین پیسے کے ذریعے) خریدا ہے اور اس طرح ہو کہ یہ شک مسئلہ نمبر 2379 کے مدّ نظر باعث بنے کہ اپنے اوپر خمس کے واجب ہونے یا نہ ہونے یا خمس کو خریدی ہوئی قیمت سے ادا کرنے یا موجودہ قیمت سے ادا کرنے میں تشخیص نہ دے سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر احتمال کی بہ نسبت حاکم شرع سے مصالحہ کرے۔

مثال 1: کسی سامان کو اسی سال کے اخراجات میں استفادہ کرنے کے لیے کلی فی الذمہ قیمت سے خریدا ہو جس کے بارے میں 60 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ ایسی درآمد سے خریدا ہے جس کا سال گزر گیا ہو اور 40 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ اسی سال کی درآمد سے خریدا ہے تو اس صورت میں اس چیز کے 60 فی صد کا خمس دے اور اس طریقے سے حاکم شرع سے مصالحہ کرے۔

مثال 2: اگر کوئی سامان جو تجارت کے مال کے علاوہ ہے اور خریدے جانے والے سال میں استفادہ بھی نہ ہوا ہو مثلاً وہ سامان جسے آئندہ سال استفادہ کرنا چاہتا ہے کلی فی الذمہ قیمت سے خریدا ہو کہ جس کے بارے میں 60 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ اسے سال کے بیچ کی درآمد سے خریدا ہے اور 40 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ ایسے پیسے سے خریدا ہو جس پر سال گزر گیا ہے تو اس صورت میں 40 فی صد مال کا خریدی ہوئی قیمت سے اور 60 فی صد مال کا موجودہ قیمت سے خمس ادا کرے گا اور اس طریقے سے حاکم شرع سے مصالحہ کرے گا۔

اس مسئلے کی مختلف صورتوں کی اور بھی مثالیں تفصیلی کتابوں میں ذکر کی گئی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ اگر وہ مال ، تجارت کا مال ہو تو جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہر صورت میں اس کی موجودہ قیمت کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ 2382: اگر کوئی شخص کسی سامان کو استفادہ کرنے کے لیے سال کے بیچ کی درآمد سے خریدے مثلاً اپنے گھر کے لیے قالین خریدا ہو لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ اسے خریدے جانے والے سال میں استفادہ کیا ہے کہ اس صورت میں اس پر خمس واجب نہیں ہے یا بعد کے سال میں استفادہ کیا ہے کہ اس صورت میں اس کا خمس اسے ادا کرنا ہوگا تو اگر خود وہ سامان یا اس کا بدل موجود ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع کے ساتھ احتمال کی نسبت سے مصالحہ کرے مثلاً اگر 30 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ خریدے جانے والے سال میں استفادہ نہیں ہوا ہے تو اس کی موجودہ قیمت کے 30 فی صد کا خمس ادا کرے گا، اور اس طریقے سے حاکم شرع سے مصالحہ کرے گا اور اگر وہ سامان خود یا اس کا بدل موجود نہ ہو تو اس کا خمس ادا کرنا یا حاکم شرع سے مصالحہ کرنا لازم نہیں ہے مگر یہ کہ مکلف اس موضوع میں مقصر (کوٹاہی کرنے والا) رہا ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع سے احتمال کی نسبت سے مصالحہ کرے گا۔

مسئلہ 2383: اگر کوئی شخص ایسا سامان جو اخراجات کا جز اور ضروریات زندگی میں سے نہیں ہے جیسے زمین یا دوکان خریدے اور یہ سامان خمس کی تاریخ تک ضروریات میں استعمال نہ ہو اور تجارت کا مال بھی نہ ہو اور اسے معلوم بھی نہ ہو کہ ایسے مال سے خریدا ہے جس پر خمس واجب نہیں تھا جیسے ارث کہ اس صورت میں اس سامان پر خمس واجب نہیں ہے یا اسی سال کی درآمد سے خریدا ہے کہ اس صورت میں اس کا خمس دینا ہوگا تو اگر خود سامان یا اس کا بدل موجود ہو احتیاط واجب ہے کہ حاکم شرع سے احتمال کی نسبت سے مصالحہ کرے مثلاً اگر سامان کی قیمت ایک لاکھ تومان ہے اور 70 فی صد احتمال دے رہا ہو کہ اسے ایسے مال سے خریدا ہے جس پر خمس واجب نہیں ہوتا اور 30 فی صد احتمال دے کہ اسے سال کی درآمد سے خریدا ہو احتیاط لازم ہے کہ 30 ہزار تومان کا خمس جو 6 ہزار تومان ہوگا ادا کرے اور اس طریقے سے حاکم شرع سے مصالحہ کرے لیکن اگر سامان خود یا اس کا بدل موجود نہ ہو تو اس کا خمس دینا یا حاکم شرع سے مصالحہ کرنا لازم نہیں ہے مگر یہ کہ مکلف اس موضوع میں مقصر (کوٹاہی کرنے والا) رہا ہو تو اس صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر احتمال کی نسبت سے حاکم شرع سے مصالحہ کرے۔

[279] کہ اس صورت میں اگر کوئی عذر نہ رکھتا ہو تو اس نے گناہ کیا ہے۔

[280] البتہ مکلف کے لیے خمس کی تاریخ کا تبدیل کرنا جیسا کہ مسئلہ نمبر 2303 میں بیان ہوا ممکن ہے۔

[281] اس مسئلے میں گذشتہ سال کی درآمد سے مراد وہ پیسہ ہے جس پر سال گزر گیا اور اس پر خمس واجب ہو چکا ہو اور انسان نے اس کا خمس ادا نہ کیا ہو۔

[282] ثمن سے مراد معاملے میں قیمتی چیز ہے جو بہت سے مقامات میں پیسہ ہوا کرتی ہے۔

[283] بعض معاملات میں ممکن ہے اس کے انجام دیتے وقت معاملہ، معین و مشخص قیمت کے مقابل میں واقع ہو مثلاً خریدار، معاملہ انجام دیتے وقت بیچنے والے کو ایک خاص پیسہ دکھائے یا اس کے لیے اس پیسے کی وضاحت کرے اور کہے: اس پیسے سے تمہارا سامان خرید رہے ہیں ایسے مقامات میں کہ معمولاً کم اتفاق ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ معاملہ شخصی ہے۔

لیکن اکثر معاملات اس طرح نہیں ہیں اور معاملہ طرفین کے درمیان مشخص ثمن اور پیسے پر واقع نہیں ہوتا

بلکہ خریدار ، سامان خریدنے کے بعد معاملے کی قیمت جو اس کے ذمے ہے ادا کرتا ہے مثلاً سامان کو دس ہزار ریال کا خریدا ہے (بغیر یہ کہ خریدتے وقت بیچنے والے کے لیے کسی خاص دس ہزار کو معین کرے اور معاملے کو اس دس ہزار پر انجام دے) پھر دس ہزار ریال اپنے جیب سے نکال کے دیتا ہے یا وہ دس ہزار جو اس کی نظر میں تھا اسے دیتا ہے ایسے مقامات میں کہا جاتا ہے معاملہ کی قیمت کلی فی الذمہ ہے ۔

قابل ذکر ہے کہ جن معاملات میں قیمت کلی فی الذمہ ہے فرق نہیں ہے کہ قیمت کو اسی معاملے کی جگہ پر ادا کرے مثلاً کچھ لمحے بعد یا کسی اور وقت ادا کرے اور اس میں بھی فرق نہیں ہے کہ خریدار نے پیسے کو اپنی نظر میں مشخص کر رکھا ہو یا مشخص نہ کیا ہو۔

[284] وہ خمس جو اس پر واجب تھا خریدے ہوئے مال پر منتقل نہیں ہوگا بلکہ اس درآمد کا خمس جس پر سال گزر گیا ہے اور بیچنے والے کو قیمت کے طور پر دیا ہے، ادا کرے اور اگر وہ درآمد پیسہ کی شکل میں ہو اور اس پیسے کی اہمیت اور قیمت حد سے زیادہ مثلاً 20 برابر کم ہوگئی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اور مزید رقم پر مصالحہ کرے۔

[285] جیسے وہ شخص جسے اجمالی طور پر معلوم ہو کہ اس کے مال پر خمس واجب ہوا ہے لیکن خمس کی مقدار کو حساب کرنے اور اسے یادداشت کرنے میں کوتاہی کی ہو یا یہ کہ اس کے مال میں جتنی مقدار خمس تھا اسے معلوم رہا ہو لیکن اس کو یادداشت کرنے میں کوتاہی کی ہو اور اب خمس کی مقدار کو بھول گیا ہو۔